© rasailojaraid.com

ایک تبصرہ

فکرِ اقبال

از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم۔ تقطیع کلاں۔ ضخامت ۸۶۵ صفحات۔ ٹائپ جلی اور روشن۔ قیمت مجلد دس روپے۔

ڈاکٹر اقبال کی شاعری۔ فلسفہ اور اُن کی شخصیت پر مختلف زبانوں میں سینکڑوں مقالات اور بیسیوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اب تک اُس کا سلسلہ ختم نہیں ہؤا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ مرحوم کی شاعری زندگی کے اُن حقائق اقدار کی ترجمان ہے جو ازلی اور ابدی ہیں اس لئے انسانی شعور و تجربہ جس قدر زیادہ ترقی کریگا اُسی قدر کلامِ اقبال کے رموز و غوامض کا انکشاف زیادہ ہوگا اور اس پر نئے نئے عنوانات سے اور کتابیں لکھی جائیں گی۔ چنانچہ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس میں لائق مصنّف نے جو اُردو زبان کے نامور ادیب اور ماہر فلسفہ ہونے کے علاوہ اقبالیات کے مسلمہ استاد ہیں، اقبال کے تمام مجموعہ ہائے نثر و نظم کا بڑی دقتِ نظر کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد فکرِ اقبال کی اصل حقیقت اُس کے تدریجی ارتقاء اور اس ارتقاء کے خارجی اور داخلی موثرات و عوامل کا دیدہ وری کے ساتھ جائزہ لیا ہے اور اُن پر بڑا فاضلانہ اور مبصرانہ تبصرہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اُنہوں نے اقبال کے محبوب اور عام موضوعاتِ سخن مثلاً مغربی تہذیب و تمدّن، اشتراکیت، جمہوریت، عشق و عقل، تصوّف، اسلام، خودی، بے خودی، ابلیس وغیرہ کے مطابق کتاب کو متعدد ابواب میں تقسیم کیا ہے اور ہر باب میں پہلے نفس موضوعِ سخن کی اصل حقیقت کو حسب موقع علوم جدیدہ و اسلامیہ کی روشنی میں متعین کیا ہے۔ اور پھر اُس کے متعلق اقبال کے فکر و خیال کو وضاحت سے بیان کرنے کے بعد اس پر تبصرہ اور محاکمہ کیا ہے۔ علاوہ بریں اس کتاب کی بڑی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اقبال پر جن لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں اُن میں کم ہی ایسے ہونگے جنہوں نے مرحوم کے انگریزی خطبات پڑھنے کے بعد ان کو پورے طور پر ہضم بھی کیا ہو۔ لیکن لائق مصنّف نے امعانِ نظر کے ساتھ ان کا مطالعہ ہی نہیں کیا بلکہ ان خطبات کا خلاصہ بھی اُردو زبان میں کتاب کے آخر میں شامل کر دیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب دراصل ایک ایسا صاف و شفاف آئینہ ہے جس میں فکرِ اقبال کا چہرہ اپنے تمام خد و خال کے ساتھ مکمل طور پر سامنے آجاتا ہے۔ کتاب اگرچہ بڑی ضخیم ہے لیکن زبان و بیان اور اندازِ تحریر ایسا شگفتہ رواں اور دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا ذرا نہیں اُکتاتا۔ اور جس قدر وہ آگے بڑھتا جاتا ہے اُسی قدر اُس کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ "روحِ اقبال" ڈاکٹر یوسف حسین خاں اور "اقبالِ کامل" مولانا عبدالسلام ندوی کے بعد اقبال پر یہ تیسری کتاب ہے۔ جو بڑی بصیرت افروز جامع اور محققانہ ہے۔ کلامِ اقبال پر تبصرہ کرتے ہوئے یا بعض اعتراضات کا جواب دیتے میں مصنف نے کسی بے جا طرفداری سے کام نہیں لیا بلکہ جہاں کہیں اقبال سے واقعی زبان و بیان کی غلطی ہوئی ہے اس کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ بعض کوتاہ نظر اقبال کو اپنے مقاصد مشئومہ کے لئے استعمال کر رہے ہیں یہ کتاب عظیم افادیت کی حامل ہے جس پر ڈاکٹر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(ماہنامہ "برہان" دہلی)

© rasailojaraid.com

مقامِ اشاعت:۔ ۲ کلب روڈ۔ لاہور
مطبوعہ:۔ حمایت الاسلام پریس لاہور
پرنٹر و پبلشر:۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم